غیبت کے نقصانات

ترتیب

محمد اسلم صدیقی

فاضل جامعہ ام القریٰ مکۃ المکرمۃ

الناشر

مرکز دعوۃ التوحید ٹرسٹ

اسلام آباد ○ پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

⬅ عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔

⬅ مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد اَپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔

⬅ دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

⬅ کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔

⬅ ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

⬅ نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

غیبت کے نقصانات

ترتیب

محمد اسلم صدیقی

فاضل جامعہ ام القریٰ مکۃ المکرمۃ

الناشر

اسلام آباد ۰ پاکستان

نام کتاب : غیبت کے نقصانات

مرتب : محمد اسلم صدیقی

ایڈیشن : اول

سال اشاعت : ١٤٢٤ھ بمطابق 2003ء

قیمت : ....

ناشر

مرکز دعوۃ التوحید ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

پوسٹ بکس نمبر 124۔اسلام آباد۔ / فون وفیکس:051-4438752

تقدیم

بعض گناہ ایسے ہیں جو بظاہر معمولی سمجھے جاتے ہیں مگر نتائج اور انجام کے اعتبار سے بڑے سنگین ہیں۔ خصوصاً کبیرہ گناہ جن کی سزا کا بعض دفعہ انسان کو دنیا میں ہی سامنا کرنا پڑتا ہے مگر اس سزا کا شعور نہیں ہوتا، یاد رہے کہ کبیرہ گناہ وہ ہیں جن کی دنیا یا آخرت میں سزا بیان کر دی گئی ہے، ان سے اجتناب کرنا ایمان کے موجود ہونے کی علامت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے " اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَ نُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا" (سورۃ النساء آیت ۳۱) ''اگر تم ان کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرو جن سے تمہیں منع کیا جاتا ہے تو ہم تمہاری غلطیاں معاف کر دیں گے اور تمہیں عزت والے مقام (جنت) میں جگہ عطا فرمائیں گے''۔

انسان کی طبیعت میں گناہوں کی طرف میلان پایا جاتا ہے۔ لیکن جس کو یقین ہو کہ اس کے برے عمل کا نتیجہ بہر صورت برا ہی ہوگا تو وہ چاہنے کے باوجود برائی سے اجتناب کرے گا، کوئی اس حقیقت کو تسلیم کرے یا نہ کرے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی خود اپنے اوپر ظلم وزیادتی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے برے انجام کو پہنچنے والوں کے متعلق فرمایا" وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ" (سورۃ النحل آیت ۱۱۸) ''ہم نے (انہیں سزا دے کر) ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود (برے عمل کر کے) اپنی جانوں پر ظلم کرتے رہے''۔

سنگین نتائج کے حامل گناہوں میں سے ایک غیبت بھی ہے، جس کی قباحت اور سزا کو قرآن وسنت میں واضح طور پر بیان کر دیا گیا ہے، یہ ان گناہوں میں سے ہے جسے عام طور پر گناہ سمجھا ہی نہیں جاتا، جب کسی گناہ کا احساس تک ختم ہو جائے تو سمجھ لینا چاہیے کہ دل زنگ آلود اور ایمان انتہائی کمزور ہو چکا ہے۔ ایسی صورت میں اگر نفس کا محاسبہ نہ کیا جائے تو پھر نا قابل تلافی نقصان سے بچنا ممکن نہیں رہتا۔

عقلی اعتبار سے بھی غیبت مذموم ہے، کیونکہ کوئی بھی اپنے بارے میں بری بات کو پسند نہیں کرتا تو غیبت کے ذریعے دوسروں کی برائیاں عیاں کرنا کیسے درست ہو سکتا ہے؟

زیر نظر کتاب ہمارے دوست مولانا محمد اسلم صدیقی فاضل ام القری یونیورسٹی مکۃ المکرمہ کی مرتب کردہ ہے۔ جس میں نہایت آسان فہم اور علمی انداز میں اس مسئلے پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو قارئین کی راہنمائی اور مولف کے لیے اجر وثواب کا باعث بنائے۔ آمین

حافظ مقصود احمد
مدیر مرکز دعوۃ التوحید
اسلام آباد

غیبت کا مرض

غیبت مسلمانوں کی عزتوں کو نوچنے کا نام ہے۔ مسلمانوں میں اس مرض کے پھیلنے کی وجہ عام لوگوں پر برتری حاصل کرنا اور اہلِ علم کے درمیان اس کا سبب جاہل لوگوں پر برتری قائم کرنا ہے۔ کوئی مجلس اتنی دیر تک پر رونق نہیں ہوتی جب تک اس میں اس غیبت کو شامل نہیں کیا جاتا اور سننے والا بھی اسے اچھا نہیں سمجھتا۔ حتیٰ کہ عام مسلمانوں کی مجالس بھی اسی طرح کی ہو گئی ہیں اور کوئی مجلس اس سے خالی نہیں۔ الا ماشاء اللہ۔

غیبت کی بدبو خاص وعام تمام مجالس میں پھیلنے لگ گئی ہے۔ عام راستوں، مجالس اور ذرائع ابلاغ میں بھی یہ وبا عام ہے۔ حتیٰ کہ سونے والے کمرے بھی غیبت کی بدبو سے متعفن ہیں۔ جب آدمی اپنے بستر پر آتا ہے تو اس کی زوجۂ محترمہ اس کی والدہ، بہن، پھوپھی اور خالہ کی غیبت کے ساتھ اس کا استقبال کرتی ہے کہ ان میں یہ یہ نقائص پائے جاتے ہیں۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

غیبت کی مذمت

یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں غیبت سے منع فرمایا ہے، غیبت کرنے والے کو قبیح اور بدترین شکل وصورت میں اپنی کتاب قرآن مجید میں پیش کیا ہے اور اسے گندے ترین جانور سے تشبیہ دی ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ۔ ’’تم میں سے کوئی ایک دوسرے کی غیبت نہ کرے۔ کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے؟ تم اسے ناپسند کرتے ہو اللہ تعالیٰ سے ڈرو بے شک وہ توبہ قبول کرنے والا اور رحم

کرنے والا ہے (سورۃ الحجرات آیت:۱۲)۔

اس آیت مبارکہ میں غیبت کرنے والے کو کتے سے تشبیہہ دی گئی ہے اور کتا ہی ایک ایسا جانور ہے جو اپنے بھائی کے مرنے کے بعد اس کا گوشت کھا جاتا ہے، شیر ایسا نہیں کرتا، نہ بھیڑیا کرتا ہے۔ حتی کہ کوئی حیوان بھی اس طرح نہیں کرتا مگر کتا ہے کہ اپنے بھائی کا گوشت کھاتا ہے۔ ہم اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں کہ آج لوگوں کی اکثر مجلسیں غیبت سے آلودہ ہوتی ہیں۔ مسلمان اپنے سامنے ہی مسلمانوں کے گوشت نوچتے ہیں۔ ہر ایک ان میں سے ایک ایک بوٹی اور ٹکڑا کھاتا ہے اور کوئی بھی اپنے بھائی کی عزت کا دفاع نہیں کرتا یا اسے ان کے سامنے سے اٹھا کر دور کر دے (یعنی لوگوں کو اس کی غیبت سے منع کر دے)۔

جان لیں کہ کسی بھائی کی غیر موجودگی میں اس کا ایسا تذکرہ کرنا آپ پر حرام ہے جسے وہ ناپسند کرتا ہے۔ صحیحین میں حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر مسلمان کا دوسرے مسلمان پر خون، مال اور اس کی عزت حرام ہے۔ آدمی کے شرف، اس کی بزرگی اور کردار کو عزت کہتے ہیں۔

میرے بھائی! جان لیں کہ آپ کا اسلام اس وقت تک صحیح نہیں اور آپ کا ایمان اس وقت تک مکمل نہیں جب تک دوسرے مسلمان آپ کی زبان کے شر سے محفوظ نہیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح بخاری میں عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کی حدیث روایت کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور مہاجر وہ ہے جس نے نبی اکرم ﷺ کی منع کردہ چیزوں کو چھوڑ دیا''۔

میرے مسلمان بھائی! جان لیں کہ جب آپ نے اپنی زبان مسلمانوں کی بے

عزتی کرنے کے لیے کھلی چھوڑ دی تو یہ اس چیز کی دلیل ہوگی کہ آپ کے دل میں ایمان پختہ اور راسخ نہیں ہوا۔ اس لیے کہ اگر آپ کے دل کی گہرائیوں میں ایمان اتر جاتا تو پھر وہ آپ کو لوگوں کی غیبت کرنے سے ضرور منع کرتا اور روکتا۔

غیبت نیکیوں کو کھا جاتی ہے

امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے اپنی کتاب سنن ابی داؤد میں جید سند کے ساتھ ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کی حدیث ذکر کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک دن خطبہ ارشاد فرمایا جو کہ عورتوں نے بھی اپنے گھروں میں سنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے وہ گروہ جو اپنی زبان سے تو ایمان لایا ہے اور اپنے دل سے ایمان نہیں لایا۔ مسلمانوں کی غیبت نہ کرو اور نہ ہی ان کی عیب جوئی کرو، جس نے اپنے بھائی کے عیب تلاش کیے تو اللہ تعالیٰ اس کے عیب تلاش کرے گا اور اللہ تعالیٰ جس کے عیب تلاش کرتا ہے اسے اس کے گھر کے اندر ہی ذلیل ورسوا کر دیتا ہے۔

لوگوں کی عیب جوئی کی بجائے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کا ذکر ایمان کو قوی اور مضبوط کرتا ہے لیکن لوگوں کا برا تذکرہ کرنا ایمان کو ضعیف اور کمزور کر دیتا ہے اور انسان کو شیطان کے قریب کر دیتا ہے۔ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا! کہ اللہ کی قسم غیبت آدمی کے دین کو اتنی تیزی سے کھا جاتی ہے جیسے جسم کو خارش کی بیماری۔ اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا! تم اللہ تعالیٰ کے ذکر کو وظیفۂ حیات بنالو، اس لیے کہ وہ دوا ہے اور اپنے آپ کو لوگوں کے نقائص بیان کرنے سے بچاؤ اس لیے کہ وہ بیماری ہے۔

وہ آدمی بہت ہی قابلِ رحم ہے جو باجماعت نماز اور صبح وشام کے اذکار پر ہمیشگی کرتا ہے، کوئی دن بھی ایسا نہیں گزرتا جس دن اس نے قرآن مجید کا ایک پارہ تلاوت نہ کیا ہو لیکن اس کے باوجود رات کو سونے کے وقت اس کے پاس کوئی نیکی

نہیں ہوتی۔اس کی اطاعت گزاری اور اس کی نیکیاں کہاں گئیں؟ اس نے لوگوں پر تقسیم کر دیں اور مفت میں بانٹ دیں۔ اس لیے کہ اس نے ہر محفل میں لوگوں کی عزت پر حرف گیری کی۔ درحقیقت یہی آدمی مفلس ترین ہے، نیکیاں جمع کرتا ہے لیکن اس سے اس کو فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔ اعمال کرتے کرتے تھک جاتا ہے لیکن استفادہ نہیں کر پاتا۔ پیارے محبوب ﷺ نے ایک دن فرمایا: اتدرون من المفلس، قالوا المفلس فینا من لا درھم له ولا متاع، قال: المفلس من امتی من یأتی یوم القیامة بصلاة وصیام وزکاة ویأتی قدشتم هذا وقذف هذا واكل مال هذا وسفک دم هذا وضرب هذا فیعطی هذا من حسناته وهذا من حسناته ، فان فنیت حسناته قبل ان یقضی ماعلیه اخذ من خطایاهم فطرحت علیه ثم طرح فی النار (صحیح مسلم)۔ ''کیا تم جانتے ہو کہ مفلس اور کنگال آدمی کون ہے؟ تو صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: ہم میں مفلس یعنی کنگال وہ آدمی ہے جس کے پاس درہم ہوں نہ دینار، تو آپ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں مفلس اور کنگال وہ آدمی ہے جو قیامت کے دن نماز، روزے اور زکوۃ لے کر آئے اور ایسی حالت میں آئے کہ کسی کو گالی دی ہوگی، کسی پر تہمت لگائی ہوگی، کسی کا مال کھایا ہوگا، کسی کا خون بہایا ہوگا اور کسی کو مارا پیٹا ہوگا، اس کی نیکیاں ان لوگوں میں تقسیم کی جائیں گی۔ اگر اس کی نیکیاں ختم ہوگئیں قبل اس کے کہ اس کے ذمے قرض پورا ہو تو پھر ان کی برائیاں لے کر اس پر ڈال دی جائیں گی۔ اور اسے آگ میں ڈال دیا جائے گا''۔

حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے کہا گیا کہ فلاں آدمی نے آپ کی غیبت کی ہے تو انہوں نے اس کی طرف ایک تھال میں کچھ کھجوریں بھیج دیں اور کہا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ نے مجھے اپنی طرف سے نیکیوں کا تحفہ بھیجا ہے۔ پس میں نے ارادہ کیا کہ اس کا بدلہ چکاؤں، لہذا مجھے معذور سمجھیں کہ میں اس کا بدلہ مکمل طور پر

چکانے کی سکت نہیں رکھتا۔

غیبت کی بنا پر عذابِ قبر

اے غیبت کرنے والے قیامت کے دن سے پہلے قبر میں اپنی سزا غور سے سن لے: صحیحین میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ دو قبروں پر سے گزرے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اما انهما لیعذبان ، وما یعذبان فی کبیر ، بلی انه کبیر ، اما احدهما فکان لایستتر من بوله، واما الآخر فکان یمشی بین الناس بالنمیمة ۔ ''آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور کسی بڑی چیز کی وجہ سے ان کو عذاب نہیں ہو رہا (کہ جس سے بچنا مشکل ہو)۔ یہ بڑی چیز بھی ہے، کہ ان میں سے ایک تو اپنے پیشاب سے پرہیز نہیں کرتا تھا اور دوسرا لوگوں کی چغلی کھایا کرتا تھا''۔

ابن ابی الدنیا کی ایک روایت میں ہے جو انہوں نے کتاب ''الصمت'' میں جید سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بیان کی ہے۔ ''واما احدهما فکان یغتاب الناس'' اور ایک ان دونوں میں سے لوگوں کی غیبتیں کرتا تھا''۔ اور طیالسی کی روایت میں ہے: ''وأما احدهما فکان یاکل لحوم الناس''۔ ''ان دونوں میں سے ایک لوگوں کا گوشت کھاتا تھا''۔

غیبت کرنے والے کو غیبت کی وجہ سے قبر میں عذاب دیا جاتا ہے، لیکن قبر میں عذاب کیسے ہوگا؟ وہ اپنے چہرے کو ناخنوں سے نوچے گا، جس سے اس کے چہرے، منہ، آنکھ اور ناک سے خون بہنے لگ جائے گا۔ جس طرح وہ دنیا میں لوگوں کی غیبتیں کیا کرتا تھا، یہ اس کی پوری پوری جزا ہوگی۔

امام احمد اور امام ابوداؤد رحمہما اللہ نے صحیح سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے: ''ان رسول الله ﷺ قال لما عرج بی ربی

عزوجل مررت علی اقوام یخمشون وجوههم بأظافیرهم فقلت یاجبریل من هؤلاء؟ قال هؤلاء الذین یغتابون الناس ویقعون فی اعراضهم (صحیح الجامع)۔ بے شک رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب مجھے معراج کرایا گیا تو میں ایسے لوگوں کے پاس سے گزرا جو اپنے ناخنوں سے اپنے چہروں کو نوچ رہے تھے تو میں نے کہا: اے جبریل یہ کون لوگ ہیں؟ تو اس نے کہا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو دوسروں کی غیبت کرتے اور ان کی عزت کے درپے رہتے تھے۔

غیبت کا معنی

غیبت اپنے کسی مسلمان بھائی میں پائے جانے والے عیوب کو بیان کرنا ہے کہ اگر اسے اس کی خبر مل جائے تو وہ ناپسند کرے۔ جیسا کہ صحیح مسلم میں ہے: ان النبی ﷺ قال اتدرون ماالغیبة؟

قالوا اللہ ورسوله اعلم قال (ذکرک اخاک بما یکره) قیل ارایت ان کان فیه مااقول؟ قال ﷺ ان کان فیه ماتقول فقد اغتبته وان لم یکن فیه ماتقول فقد بهته. (صحیح مسلم)۔ ''نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ غیبت کیا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: اللہ اور اس کا رسول ﷺ ہی جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے بھائی کا ایسے انداز میں ذکر کرنا جسے وہ ناپسند کرتا ہو، تو کہا گیا اگر میرے بھائی میں وہ خصلت پائی جاتی ہو جو میں کہتا ہوں تو اس بارے میں کیا خیال ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا اگر اس میں وہ چیز پائی جاتی ہو جو تم بیان کرتے ہو تو یہ غیبت ہے، اگر اس میں وہ چیز پائی ہی نہیں جاتی جو تم بیان کرتے ہو تو پھر تم نے اس پر الزام لگایا ہے۔ اگر تم اپنے بھائی کی عملی طور پر خیر خواہی کرنا چاہتے ہو تو اس کی پردہ پوشی کرو، اسے مجلسوں میں رسوا نہ کرو اور

علیحدگی میں اس سے رابطہ کرکے اس کے عیوب بتلا دو تا کہ وہ اپنی اصلاح کر سکے اور یہ بھی جان لیں کہ غیبت صرف زبان تک ہی محدود نہیں رہتی بلکہ جسم کے اعضاء سے بالفعل بھی سرزد ہوتی ہے۔ مثلاً وہ آدمی جو لنگڑے کے پیچھے چلتا ہے اور اس کی نقل اتارتا ہے اور اگر اس کے پاس کسی انسان کا تذکرہ کیا جائے تو وہ مذاقاً اپنی زبان نکالتا ہے یا اظہار نفرت کرتے ہوئے اپنی پیشانی چڑھاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (ویل لکل همزة لمزة) ''ہلاکت ہے ایسے آدمی کے لیے جو لوگوں میں طعن کی باتیں کرتا ہے اور لوگوں کے افعال یا کاموں میں نقص نکالتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِينٍ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍ بِنَمِيمٍ''۔ ان آیات مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہر قسمیں کھانے والے ذلیل شخص کی اطاعت نہ کریں جو لوگوں کی چغلخوری کرتا ہے'' (سورۃ القلم آیت: ۱۰،۱۱)۔ اس آیت میں غیبت اور چغل خوری کی مذمت کی گئی ہے''۔

غیبت کی اقسام

غیبت کی پانچ قسمیں ہیں۔

۱۔ بدن میں غیبت: جیسے کسی سے کہا جائے کہ فلاں آدمی کانا یا کوڑھ زدہ یا لمبے قد والا یا پست قد یا کالا یا پیلا یعنی زرد رنگ کا ہے یا ایسے کسی عیب کا تذکرہ کرنا جس کا ذکر کرنا ناپسند کیا جاتا ہے۔

۲۔ حسب ونسب میں غیبت: کسی کے نقص کے طور پر اس کے خاندان یا حسب ونسب کا تذکرہ کرنا، نہ کہ بطور تعارف کے، جیسے تم کسی کو کہو کہ یہ کسی اصل کا نہیں ہے، یہ کوئی خاندانی نہیں ہے یا کسی کو کمینہ کہنا، یا یہ کہنا کہ یہ تو ردی کی ٹوکری کا مال ہے یا کوئی ایسی عام صفت ہی ذکر کرنا جس میں اس کی اہانت یا بے عزتی پائی جاتی ہو جیسے یہ کہنا کہ فلاں سطحی ذہن کا مالک ہے اور آپ کا مطلب یہ ہو کہ وہ کم فہم ہے یا

فلاں کاشت کار ہے اور مطلب یہ ہو کہ وہ گنوار ہے۔

۳۔ اخلاق وکردار میں غیبت: جیسے کہ فلاں تکبر کرنے والا ہے یا فلاں بخیل ہے، یا یہ کہنا کہ وہ ریاکار ہے یا فلاں جلدی غصے ہونے والا ہے یا بزدل ہے یا لاپرواہی کرنے والا ہے۔

۴۔ دنیاوی معاملات میں غیبت کرنا: جیسا کہ آپ کسی کو کہیں وہ بہت زیادہ باتونی ہے، زیادہ سوتا ہے، میلے کپڑوں والا ہے، وہ اپنے ظاہر کا خیال نہیں رکھتا وغیرہ۔

۵۔ دین کے ساتھ تعلق رکھنے والے امور میں غیبت: جیسا کہ آپ کسی کو کہیں کہ وہ چور ہے، وہ جھوٹا ہے، وہ شرابی ہے یا وہ اچھا وضو کرنا نہیں جانتا، وہ بے دین ہے، کپڑے لمبے چھوڑنے والا ہے، غیبتیں کرنے والا ہے، چغل خور ہے، اسے دین کی کسی چیز کی سمجھ نہیں۔

ابلیس کے مکروفریب سے بچو، غیبت کی یہ آخری قسم لغزش پا کا مقام ہے اس سے شیطان یہ خیال دلاتا ہے کہ یہ چیز تو دین میں نصیحت کے ضمن میں آتی ہے، نہیں بلکہ یہ رسوا کرنے کے ضمن میں آتی ہے، سچی نصیحت تو یہ ہے کہ تم تنہائی میں متعلقہ شخص سے رابطہ کرو اور اس کی کمزوری بتلا دو۔ ظاہر میں اس کے لیے دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ اسے اس سے محفوظ فرمائے۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے سچ فرمایا! مجھے تنہائی میں نصیحت فرمایئے اور مجلس میں نصیحت کرنے سے گریز کیجئے کیونکہ لوگوں کے درمیان نصیحت کرنا ڈانٹ کی ایک قسم ہے جسے میں سننا گوارا نہیں کرتا

غیبت کے اسباب

غیبت پر آمادہ کرنے والی سات اشیاء ہیں۔

ا۔ غصے کو ٹھنڈا کرنا: یعنی جب آپ کے اور دوسرے کسی شخص کے درمیان

کوئی جھگڑا ہو گیا تو اس کی برائیاں اور نقائص مجلسوں میں بیان کر کے اپنا غصہ ٹھنڈا کریں۔

۲۔ دوستوں کی مجالس: جو دوسروں کی بے عزتی کا تذکرہ کرتے اور اس سے لطف اندوز ہوتے ہیں، بجائے اس کے کہ آپ ان کو روکیں یا ڈانٹیں بلکہ خود بھی ان سے تعاون کرتے ہیں۔ ایسے لوگ اگر اللہ تعالیٰ کا فرمان ملاحظہ کریں تو یقیناً رک جائیں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الزخرف میں بیان فرمایا ہے: اَلْاَخِلَّآءُ یَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِیْنَ (سورۃ الزخرف آیت:۶۷)۔ "اس دن بہت سے گہرے دوست ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے ماسوائے متقین کے"۔

۳۔ دوسروں کی تنقیص اور اپنی مدح وتعریف کرنا: جیسے کسی آدمی کا اس کے پاس تذکرہ کیا جائے اور اس کی فضیلت، علم اور شرف کو بیان کیا جائے تو وہ کہے کہ ہاں اسی طرح ہے لیکن اس میں یہ یہ چیز بھی ہے یعنی اس کی برائیاں بیان کرے، اس کو شیطان یہ سمجھاتا ہے کہ یہ بھی نصیحت کی قسم ہے حالانکہ اگر یہ نصیحت کرنے میں سچا ہوتا تو اسے علیحدگی اور تنہائی میں نصیحت کرتا نہ کہ لوگوں میں ذلیل ورسوا کرتا۔

۴۔ حسد: جیسا کہ وہ لوگوں کی باتیں سنتا ہے، جو ایک آدمی کی تعریف کرتے ہیں تو اس کے دل میں حسد کی آگ بھڑک اٹھتی ہے، وہ اس کی نعمت کے ختم اور زائل ہونے کی تمنا کرتا ہے، لیکن اس کا کوئی طریقہ نہیں کہ اسے ختم کر سکے۔ لہٰذا وہ اس میں طعن وتشنیع سے کام لیتا ہے کہ لوگ اس کی موجودگی میں اس شخص کی تعریف کرتے ہیں۔ یہی حسد کی علامت ہے اور اگر یہ غیبت کرنے والا قضا وقدر پر ایمان ویقین رکھتا ہوتا تو حسد کے اس درجے تک نہ پہنچتا۔ اس لیے کہ نعمتیں دینا تو اللہ تعالیٰ کا کام ہے جو علم وحکمت والا ہے۔

۵۔ استہزاء اور مذاق: اس آدمی کی طرح جو بیٹھے ہوئے لوگوں کو ہنسانے کی غرض سے دوسروں کی غیبتیں کرتا ہے گویا کہ اسے اپنے مسلمان بھائی کی تذلیل کرنے کے علاوہ اور کوئی کام ہی نہیں۔ کیا وہ غیبت کرنے والا نہیں جانتا کہ یہ بہت بڑی برائی اور بڑا گناہ ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''کسی آدمی کے برا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر جانے'' (صحیح مسلم)۔

۶۔ رحم دلی کا اظہار: مثال کے طور پر کوئی آدمی یہ کہے کہ فلاں مسکین آدمی کے معاملہ نے مجھے بڑا غمگین کر دیا ہے اب اس کی حالت یہ ہے کہ وہ فجر کی نماز میں سستی کرنے لگ گیا ہے، یا اس نے اپنی داڑھی منڈوالی ہے یا یہ کہنا کہ وہ فلاں گناہ میں پھنس گیا ہے۔ اگر یہ غیبت کرنے والا اس کے ساتھ شفقت کا اظہار کرنے میں سچا ہے تو اس کے گناہ لوگوں میں پھیلانے پر بھی اسے غم ہوتا اور وہ اس کے لیے ضرور دعا کرتا یا علیحدگی میں اسے نصیحت کرتا۔

۷۔ البغض للہ میں تکلف کرنا: مثال کے طور پر کوئی آدمی یہ کہتا ہے کہ فلاں آدمی کی طرف دیکھو وہ کیسے اللہ تعالیٰ کی حدوں کو پھلانگ رہا ہے، یا اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ حرمتوں کو پامال کر رہا ہے۔ اگر یہ آدمی واقعتاً غیرت والا ہوتا تو بجائے چغلی پر اکتفا کرنے کے اس کا سامنا کرتا، اس سے ناراضگی کا اظہار کرتا اور برائی سے منع کرتا، صرف زبانی تبصرہ کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ شخص یا تو مسئلے کا علم نہیں رکھتا یا اس کی نیت درست نہیں۔

غیبت سے کیسے نجات حاصل کی جائے؟

پانچ کام کرنے سے آدمی غیبت سے چھٹکارا حاصل کر سکتا ہے جو مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لیں کہ غیبت ان گناہوں میں سے ہے جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور غصے کا سبب بنتے ہیں۔ وہ باتیں جو غیبت کی مذمت میں ہم

نے ذکر کی ہیں ان کو اپنے ذہن میں جگہ دیں۔

۲۔ یہ جان لیجئے کہ غیبت کرنے سے آپ کی نیکیاں قیامت کے روز اس شخص کی طرف منتقل ہو جائیں گی جس کی آپ نے غیبت کی ہے حتیٰ کہ آپ افلاس کے درجے تک پہنچ جائیں گے جبکہ اس دن تو آپ ایک ایک نیکی کے لیے ترس رہے ہوں گے۔

۳۔ کیا آپ اپنے حق میں غیبت کو پسند کرتے ہیں کہ مجلسوں میں آپ کا مذاق اڑایا جائے؟ یقیناً نہیں تو پھر لوگوں سے بھی ایسا سلوک کریں جیسا کہ آپ اپنے لیے پسند کرتے ہیں۔ (یہی ایمان کا تقاضا ہے)

۴۔ اپنے دل کو غیبت پر اکسانے والے اسباب سے پاک کریں مثلاً کینہ، حسد، مدح پسندی اور ریاکاری کی محبت اور اس طرح کے دوسرے دل کے امراض وغیرہ۔

۵۔ جب نفس کسی مسلمان کے عیوب پر اکسائے تو اپنے نفس میں جھانک کر دیکھیں کہ کیا یہ عیوب آپ میں تو نہیں؟ آپ یقیناً اس سے بھی بڑا عیب یا اس جیسا پائیں گے۔ اگر آپ نہ پائیں تو اس بات پر غور کریں کہ اپنے آپ کو لوگوں کے عیب تلاش کرنے میں مشغول کرنا ہی سب سے بڑا عیب ہے۔

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کا فرمان ہے کہ اے آدم کے بیٹے! تو ایمان کی حقیقت کو نہیں پا سکتا جب تک تو لوگوں کی عیب جوئی سے پرہیز نہیں کرتا جو تجھ میں بھی ہے۔ پہلے اپنی ذات کی اصلاح کر، اگر تو نے یہ کام کر لیا تو تو اپنی ہی ذات میں مشغول ہو گا۔ اور ایسا شخص اللہ کے بندوں میں بہت پسندیدہ ہے، جو اس طرح کا ہو جائے۔ جب تجھے تیرا نفس لوگوں کے عیب ذکر کرنے کی دعوت دے تو اپنے نفس سے یہ پوچھ کہ:

- کیا تو نے آج پانچوں نمازیں امام کے ساتھ ادا کی ہیں؟

- کیا تو تہجد کی نماز پڑھنے کے لیے سحری کے وقت اٹھا تھا؟
- کیا تو نے آج ایک پارہ قرآن کریم کی تلاوت کی ہے؟
- کیا تو نے آج مسلمانوں کے لیے دعا کی ہے؟
- کیا آج تو نے کوئی صدقہ کیا ہے؟
- کیا تو نے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی خاطر اس ہفتہ میں ایک دن روزہ رکھا ہے؟
- کیا تو نے آج اپنی نمازیں خشوع وخضوع سے ادا کی ہیں؟ جس میں تو تکبیر اولی سے لے کر سلام تک اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ تھا۔ اور یہ سب سے مشکل ترین سوال ہے۔
- کیا آج تو نے چاشت کی نماز پڑھی ہے؟
- کیا آج تو نے بارہ رکعتیں سنن رواتب ادا کی ہیں؟
- کیا آج تو نے صبح وشام کے اذکار پڑھے ہیں؟
- کیا آج تو نے تنہائی میں اللہ تعالیٰ کو یاد کر کے اپنی آنکھوں سے آنسو بہائے ہیں؟

آپ اس میں لازمی طور پر کوتاہی محسوس کریں گے پس آپ کوشش کریں کہ آپ اپنی کمی اور کمزوری کا ازالہ کر سکیں اور جن چیزوں کا ازالہ کرنا ممکن نہیں تو ان پہ ندامت کا اظہار کریں اور اپنے گناہوں کے لیے وقت گزرنے سے پہلے پہلے استغفار کریں۔

عوف کہتے ہیں: میں ابن سیرین کے پاس گیا اور ان کے پاس حجاج بن یوسف کی غیبت کی تو انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ منصف حاکم ہیں جس نے حجاج کی غیبت کی وہ اس سے اسے بدلہ دلوائے گا جیسے حجاج سے ان لوگوں کا بدلہ دلوائے گا جن پر اس نے ظلم کیا اور یقیناً جب کل تو اللہ تعالیٰ سے ملے گا تو تیرا سب سے

چھوٹا گناہ جو تو نے اس کے ساتھ کیا ہے اس سے بڑا محسوس ہوگا جو اس (حجاج) نے لوگوں کے ساتھ کیا ہے۔

غیبت کا کفارہ

جان لیں کہ غیبت کبیرہ گناہوں میں سے ہے اور اس گناہ کے بڑا ہونے کی دو وجوہات ہیں۔ ایک وجہ تو یہ ہے کہ یہ گناہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ متعلق ہے اس لیے کہ اس غیبت کرنے والے نے ایسے فعل کا ارتکاب کیا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے اور اس سے توبہ استغفار کے ذریعے ہوگی اور دوسری وجہ یہ ہے کہ بندے کا حق ہے اور اس حق سے معافی ممکن نہیں جب تک کہ صاحب حق معاف نہ کر دے۔ اگر اس نے آپ کو معاف کر دیا تو اس کا حق ساقط ہو گیا اور اگر اس نے انکار کر دیا تو یہ حق معلق رہے گا حتیٰ کہ آپ کی نیکیوں میں سے قیامت کے دن اسے بدلہ دیا جائے گا۔

کیا صاحب حق پر واجب ہے کہ وہ معاف کرے؟

اس پر یہ واجب نہیں ہے بلکہ اس کے لیے مستحب ہے اگر چاہے تو معاف کر دے اور چشم پوشی سے کام لے اور اگر نہ چاہے تو معاف نہ کرے مثلاً ایک آدمی نے کچھ پیسے چوری کیے اور اس نے ارادہ کیا کہ وہ توبہ کر لے تو اس پر لازم ہے کہ اپنے کیے ہوئے گناہ پر نادم ہو اور گناہ کرنا چھوڑ دے، اپنے گناہ سے توبہ کر لے اور صاحب مال کا مال واپس کر دے یا صاحب مال سے معافی مانگ لے، پس اگر وہ چاہے تو معاف کر دے اور اگر چاہے تو معاف نہ کرے، بلکہ اپنا حق لینے پر اصرار کرے۔ پس اسی طرح غیبت ہے۔ اس لیے کہ معنوی حق بھی مادی حق کی طرح ہے بلکہ یہ کبھی اس سے بھی زیادہ سنگین ہوتا ہے، اس لیے کہ بعض اوقات کسی مسلمان کے بارے میں ایسا کوئی لفظ کہہ دیا جاتا ہے تو وہ اس کے لیے بہت سارے مال سے بھی زیادہ نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔

بعض سلف صالحین تو کسی کو اپنی غیبت معاف نہیں کرتے تھے۔ سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس نے مجھ پر ظلم کیا میں اسے معاف نہیں کرتا۔ اور ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کیا میں نے اسے حرام کیا ہے کہ اب اسے حلال کروں؟ بے شک اللہ تعالیٰ نے اس پر غیبت کو حرام کیا ہے اور میں اس چیز کو حلال کبھی نہیں کرسکتا جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے۔

غیبت کی سب سے شدید ترین قسم

میرے بھائی! جان لیں کہ غیبت کی شدید ترین قسم اہلِ علم اور مبلغین کی عزتوں کے درپے ہونا ہے۔ اس لیے کہ ان کی غیبت کرنے سے لوگ ان کی دعوت سے دور ہو جائیں گے جو کہ اسلام کی دعوت ہے۔ لوگوں کو ان سے بدظن کرنا حقیقت میں اللہ تعالیٰ کے راستے سے بدظن کرنا ہے۔ لہٰذا طالب علموں اور دعوت کا کام کرنے والے لوگوں کے عیوب کا تذکرہ کرنا ان کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکنا ہے، ایسا کام نہ کیجئے گا۔ امام ابن عساکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اے میرے بھائی جان لیجئے! اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو اپنی رضا کے مطابق کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں ان لوگوں میں سے بنائے جو اس سے ڈرنے والے اور تقویٰ اختیار کرنے والے ہیں (جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے)۔ بے شک علماء کا گوشت بڑا زہریلا ہے اور علماء کی تنقیص کرنے والوں کی پردہ دری کرنے میں اللہ تعالیٰ کا قانون معروف ہے، جس نے علماء کی تنقیص و بے عزتی کرنے کے لیے اپنی زبان کو کھلا چھوڑ دیا اللہ تعالیٰ اس کو موت سے قبل دل کی موت کی آزمائش میں مبتلا کرے گا۔ لہٰذا ان لوگوں کو ڈر جانا چاہیے جو اس کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں کہ کہیں ان کو کوئی آزمائش آ لے یا کوئی دردناک عذاب پہنچے۔

ایک سوال اور اس کا جواب

سوال: اگر کوئی کہے کہ عالم غلطی کرے تو ہم کیا کریں؟ اس کی اس غلطی پر

خاموش رہیں؟ یا اس کو بیان کریں؟

جواب: بے شک یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس میں غیبت اور اظہار حق آپس میں مشتبہ ہو جاتے ہیں اور کوئی بھی اس سے خبردار نہیں ہو پاتا ماسوا اس کے جس کو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی ہے اور اسے سیدھے راستے پر گامزن کیا ہے اور اس کو حق و باطل کے درمیان تمیز کرنے والا بنا دیا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا ''اے ایمان والو! اگر تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو گے تو وہ تمہیں حق و باطل کے درمیان فرق کرنے کی صلاحیت عطا فرما دے گا''۔ پس طالب علم پر لازم ہے کہ غلطی بیان کر دے لیکن عالم پر تنقید یا تنقیص یا اس کی فہم پر تہمت وغیرہ لگا کر حد سے تجاوز نہ کرے کہ وہ اس عالم کو پہنچے تو برا محسوس کرے۔ مثال کے طور پر یہ کہے کہ شیخ صاحب نے ایسے فتویٰ دیا ہے اور اس کی دلیل میں تین دلیلیں پیش کی ہیں اور یہ غلط ہے اس لیے کہ پہلی دلیل صحیح ہے لیکن اس میں کوئی دلالت کا پہلو نہیں۔ پھر اس کو بیان کرے اور دوسری دلیل ضعیف ہے جو صحت کے طور پر پیش کرنے کے قابل نہیں ہے اور اس کا ضعف بیان کرے اور تیسری دلیل ثبوت کے اعتبار سے صحیح ہے لیکن اس کا ربط درست نہیں اور اس کی غلطی کا سبب بیان کرے۔ پھر اس کے بعد درست بات ذکر کرے اور اسے اپنے جواب کے دوران ڈرنا چاہیے کہ کہیں شیطان اسے طعن زنی پر نہ ابھارے مثلاً اس کی اس بات کی طرح کہ یہ مسئلہ تو بالکل واضح ہے لیکن اپنی من مانی میں وہ راہ راست سے ہٹ گیا ہے، یا یہ اس کی کم فہمی ہے، اور ہمارے پاس وہ مسئلہ لے کر آیا ہے جو پہلوں نے پیش نہیں کیا، یا یہ کہنا کہ اس علم کے بارے میں یہ اس کی جہالت پر دلالت کرتا ہے یا کوئی بھی ایسی عبارت جس کو پڑھنے والا یا سننے والا عالم کی توہین سمجھے یا اس کی شان میں کمی کا باعث سمجھے لیکن اگر طالب علم پرہیزگار اور متقی ہو تو وہ شیخ صاحب کے لیے کوئی عذر تلاش کرے گا اور اس کے علم، تقویٰ اور پرہیزگاری کا

ذکر کر کے اس کی کوتاہی کو نیکیوں کے سمندر میں ڈھانپ لے گا پھر اس کے بعد حق بات کو بیان کر دے گا۔ مثلاً یہ کہے گا کہ سنت کو پھیلانے میں ان کی مساعی نہایت ہی قابلِ قدر ہیں، لیکن اس مسئلہ میں ان سے غلطی ہوئی ہے۔ اس طرح کہے گا کہ شیخ صاحب کو فقہ میں بہت دسترس ہے مگر اس مسئلہ میں حق اس کے خلاف ہے جو شیخ صاحب نے ذکر کیا ہے۔

خیر خواہ دوست

میرے بھائی! میں آپ سے یہ راز کی بات بھی نہیں چھپانا چاہتا کہ میں کئی سالوں سے ایسا سچا دوست تلاش کر رہا ہوں جو مجھے اس وقت متنبہ کرے جب میں غافل ہو جاؤں۔ اگر میں بھول جاؤں تو وہ مجھے یاد کرائے، اگر میں اس کے سامنے کسی کی غیبت کروں تو اس وقت وہ مجھے ڈانٹے، لیکن ابھی تک میں نے ایسا نہیں پایا، اگر چہ ایسا شخص لوگوں میں کم یاب ہے بلکہ کبریت احمر سے بھی زیادہ نادر ہے، لیکن میں ناامید نہیں ہوں میں عنقریب تلاش کرلوں گا اور میں تلاش کرتا ہوں کہ اس کو پالوں اور حاصل کرلوں، میں نے رات کو قیام کرنے والا حاصل کرلیا، میں نے حافظِ قرآن بھی حاصل کرلیا، میں نے ایسا آدمی بھی حاصل کرلیا جو اپنی نظروں کو پست رکھتا ہے، میں نے ایسا دوست بھی حاصل کرلیا جو جھوٹ سے اپنی زبان کی حفاظت کرتا ہے، میں نے ایسا دوست بھی حاصل کرلیا جو حلال کھانے کا پورا پورا اہتمام کرتا ہے، میں نے ایسا دوست بھی حاصل کرلیا جو اپنے نفس پر دوسرے مسلمان بھائی کو ترجیح دیتا ہے، میں نے ایسا دوست بھی حاصل کرلیا جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں بہت زیادہ خرچ کرنے والا ہے لیکن مجھے ایسا کوئی دوست نہیں ملا جو مجھے اس وقت غیبت سے منع کرے جب میں غیبت کرنے لگوں۔

میں نے صرف ایسا دوست پایا ہے جب وہ سنتا ہے کہ میں لوگوں کی غیبتیں کر رہا ہوں تو وہ میرے ساتھ اس برے تذکرے میں شریک ہو جاتا ہے اور دوسرا

دوست ایسا ہے کہ اس کا دل گھٹتا ہے لیکن وہ مجھے بات کہنے سے شرماتا ہے کہ ''اللہ تعالیٰ سے ڈرو'' اور تیسرا ایسا ہے جو ہمیشہ چپ رہتا ہے نہ میری موافقت کرتا ہے اور نہ ہی مخالفت، اور چوتھا دوست غیبت کی باتیں خود شروع کر دیتا ہے۔

میرے بھائی جب تجھے ایسا دوست مل جائے تو اسے غنیمت سمجھنا وہ جوھرِ نایاب ہے بلکہ وہ سونے اور چاندی سے بھی زیادہ قیمتی ہے۔

وہ امور جن میں غیبت جائز ہے

اوّل: مظلوم کے لیے جائز ہے: کہ وہ قاضی کے پاس جا کر اپنے اوپر ہونے والا ظلم بیان کرے اور کہے کہ فلاں نے مجھ پر اس طرح ظلم کیا ہے یا اس نے میرا حق چھینا یا میری زمین غصب کی ہے وغیرہ۔

دوم: برائی روکنے کے لیے مدد طلب کرنا: کسی برائی کا تذکرہ اس آدمی کے پاس کرنا جو اس کو روکنے اور اسے راہ راست پر لانے کی طاقت رکھتا ہو۔ مثلاً کوئی نوجوان نماز نہیں پڑھتا تو اس کے والد کو بتانا، یا نوجوان آوارہ گردی کرتا ہے تو یہ برائی اس کے والد کے پاس بیان کرنا اس کی اصلاح کی غرض سے نہ کہ اس کو ذلیل کرنے اور اس کی تشہیر کرنے کے لیے۔ ہاں اگر وہ پوشیدہ طور پر اس کو نصیحت کرنے کی استطاعت رکھتا ہو تو یہ زیادہ بہتر ہے، اسی طرح اگر اس نے کسی ملازم یا کلرک کو رشوت لیتے ہوئے دیکھا تو افسر کو اس کے رشوت لینے کی خبر کرنا وغیرہ۔

سوم: فتویٰ لینے کے لیے: کسی مفتی سے فتویٰ پوچھنا کہ میرے والد نے یا میرے بھائی نے یا میرے چچا نے مجھ پر ظلم کیا ہے، آپ شرعی طریقہ بتلائیں کہ میں اس سے اپنا حق لے سکوں؟ یا میرے قریبی رشتہ دار میرے ساتھ فلاں معاملہ میں برا سلوک کرتے ہیں تو ان کے بارے میں میں کیا موقف اختیار کروں؟ یا میں کیسے ان سے صلہ رحمی کروں؟ لیکن افضل اور بہتر یہ ہے وہ سوال ایسے انداز میں

کرے کہ اس میں ناموں کا ذکر نہ ہو۔ مثلاً کہے کہ اس آدمی کے متعلق شرعی حکم کیا ہے جس نے اپنے ماموں کے ساتھ ایسے ایسے کیا ہے؟ اگر وہ نام لے لے تو پھر بھی اس کے لیے جائز ہے، جیسا کہ صحیح بخاری اور مسلم میں ہے۔ "عن عائشة رضی اللہ عنها قالت: قالت هند امراة ابی سفیان للنبی ﷺ ان ابا سفیان رجل شحیح ولیس یعطینی مایكفینی وولدی الا ما اخذت منه وهو لایعلم، فقال: خذی مایكفیک وولدک بالمعروف"۔

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی بیوی ہندہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا کہ ابوسفیان بخیل آدمی ہے وہ مجھے اتنا خرچ نہیں دیتا جو مجھے اور میرے بیٹے کو کفایت کر سکے، میں اس کے مال سے کچھ لے لیتی ہوں اس حال میں کہ اس کو اس کا علم نہیں ہوتا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اتنا لے لیا کرو جتنا تجھے اور تیرے بیٹے کو کفایت کر سکے"۔ تو اس حالت میں نبی اکرم ﷺ نے اسے غیبت سے منع نہیں فرمایا، اگر یہ شکایت غیبت کے زمرے میں آتی تو آپ ﷺ ضرور منع فرماتے۔

چہارم: مسلمانوں کی خیر خواہی کے لیے: ۱۔ مجروح راویوں اور گواہوں پر جرح کرنا جائز ہے اس پر اجماع امت ہے بلکہ یہ بعض اوقات ضرورت کی بنا پر واجب ہے۔

۲۔ مشورہ لینے والے کو کسی عیب پر مطلع کرنا، مثلاً شادی کے بارے میں مشورہ یا کام میں شراکت یا مال محفوظ رکھنے کے بارے میں یا کسی کے ساتھ معاملات کرنے یا کسی کا پڑوس اختیار کرنے والے کو مشورہ دینا (اس وقت بھی عیب بیان کرنا جائز ہے)۔

اگر آپ کے پاس کوئی آدمی آئے اور وہ آپ سے ایسے آدمی کے بارے میں پوچھے جو اس کی بیٹی سے رشتہ کرنا چاہتا ہے، وہ آپ سے کہتا کہ فلاں آدمی کے

بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ تو آپ کے لیے جائز ہے بلکہ آپ پر واجب ہے کہ اس کے عیوب کو بیان کر دیں۔ اگر آپ اسے جانتے ہیں، مثلاً آپ کہیں یہ آدمی انتہائی کنجوس ہے، یا آپ یہ کہیں کہ یہ آدمی نمازوں میں سستی کرنے والا ہے یا دھوکے باز ہے۔ اسی طرح جو کسی آدمی کے ساتھ تجارت میں شراکت کرنا چاہتا ہے اور آپ سے مشورہ پوچھتا ہے، اگر آپ جانتے ہیں کہ یہ آدمی لوگوں کا مال کھا جاتا ہے تو آپ پر واجب ہے کہ اس کی اس برائی کو بیان کر دیں تا کہ کسی کا نقصان نہ ہو۔ اسی طرح کوئی ایسا مشورہ لینے آئے جو کسی کے پڑوس میں مکان خریدنا چاہتا ہے تو اگر آپ کو معلوم ہے کہ فلاں آدمی برے اخلاق والا ہے یا پڑوسیوں کے ساتھ اس کا معاملہ اچھا نہیں تو آپ پر یہ حقیقت بیان کرنا واجب ہے لیکن اس میں ضروری ہے کہ آپ کی نیت خیر خواہی پر مبنی ہو، اس میں لوگوں کے عیوب ذکر کر کے اپنے دل کو تسلی دینا مقصود نہ ہو۔

غیبت اصل میں تو حرام ہے لیکن یہاں مصلحت عامہ کی بنا پر جائز کی گئی ہے۔ اسی طرح اگر آپ کسی طالب علم کو دیکھتے ہیں کہ کسی بدعتی کے پاس علم حاصل کرنے جاتا ہے تو آپ پر واجب ہے کہ اسے نصیحت کریں اور اس بدعتی آدمی کے بارے میں پوری طرح بتائیں لیکن شرط یہ ہے کہ مقصد نصیحت کرنا ہو اور یہ ایسی بات ہے جس سے بہت سارے لوگوں کو غلطی لگ جاتی ہے اور کبھی متکلم حسد کی بنا پر بات کرتا ہے اور شیطان اسے خلط ملط کر دیتا ہے اور اسے یہ خیال دلاتا ہے کہ یہ نصیحت ہے آپ اس پہلو کو بھی مدنظر رکھیں۔ اسی طرح کسی کے پاس کوئی عہدہ ہو اور وہ اسے اچھے طریقے سے ادا نہ کر سکتا ہو یا اپنے کام اور ڈیوٹی کو ادا کرنے میں سستی کرتا ہو یا اس کے علاوہ جو چیز بھی مسلمانوں کے مفاد کے منافی ہے اس وقت آپ اس عیب کا ذکر حاکم کے پاس کر سکتے ہیں تا کہ وہ اسے معزول کر کے اس کی جگہ مناسب آدمی کو متعین کرے۔

پنجم: تعارف کروانا: اگر کوئی انسان کسی لقب کے ساتھ معروف ہو جیسے لنگڑا، نابینا، چھوٹی آنکھوں والا، اس طرح کہ وہ اس کا نام بن جائے اور وہ صرف اسی نام سے ہی معروف ہو۔ اس پر کوئی گناہ نہیں ہے جو یہ کہتا ہے: روی ابو الزناد عن الاعرج عن ابی هريرة رضي الله عنه ۔ ''ابوالزناد نے اعرج (لنگڑے) سے اور اس نے ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ سے اسے روایت کیا ہے'' تو اس طرح روایت کرنے میں کوئی حرج نہیں اور اس کے علاوہ اس کی تنقیص کا ارادہ نہ ہو بلکہ اس سے اس کا تعارف مقصود ہو۔

ششم: علانیہ فسق کرنے والا: جو کھلے بندوں اپنے فسق وفجور کا تذکرہ کرنے والا ہو، جیسے ہیجڑا، علانیہ شراب پینے والا، علانیہ لوگوں کا مال کھانے والا اور فحش و بے حیائی کے کام کر کے اس پر اترانے والا یا ان جیسے کام کرنے والا، ایسی صورت میں مسلمانوں کو نصیحت کرنے کے لیے ایسے آدمی کا تذکرہ اور اس کے عیوب کو بیان کیا جا سکتا ہے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ فاجر آدمی کے لیے کوئی احترام نہیں ہے آپ کی مراد تھی کہ علانیہ فسق کرنے والا یعنی وہ آدمی جو فسق کرنے کے بعد اس پر فخر کرتا ہے اور اسے بیان کرتا ہے نہ کہ وہ فاسق جو اپنے گناہ کو چھپانے والا ہو۔

☆☆☆

مرکز دعوۃ التوحید کی مطبوعات
تجہیز و تکفین کا مسنون طریقہ
فکرِ آخرت
انفاق فی سبیل اللہ
پاکپتن کے بہشتی دروازے کی شرعی حیثیت
مزاروں اور درباروں کی شرعی حیثیت
اٹھتے ہیں حجاب آخر
اہلِ ایمان کی زندگی کا منہج
خواتین کا وقار
تقویٰ کے ثمرات وفوائد
جہنم میں عذاب کی مختلف قسمیں
حکم تجصیص القبور فی الاسلام (عربی)
مرکز دعوۃ التوحید ٹرسٹ (رجسٹرڈ) پوسٹ بکس 124 - اسلام آباد
فون/فیکس 051-4439752 ای میل E-mail: altouheed@yahoo.com